میرزا خان داغ

(1831ء-1905ء)

(1)

پھرے راہ سے وہ ، یہاں آتے آتے
اجل مر رہی تو ، کہاں آتے آتے

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی ، مہرباں آتے آتے

سنانے کے قابل جو تھی بات ان کو
وہی رہ گئی ، درمیاں آتے آتے

مرے آشیاں کے تو تھے چار تنکے
چمن اڑ گیا ، آندھیاں آتے آتے

نہیں کھیل اے داغ ! یاروں سے کہ دو
کہ آتی ہے اردو زباں ، آتے آتے

(2)

خاطر سے یا لحاظ سے ، مَیں مان تو گیا
جھوٹی قسم سے ، آپ کا ایمان تو گیا

دل لے کے مُفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں
الٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا

ڈرتا ہوں دیکھ کر دلِ بے آرزو کو میں
سُنسان گھر یہ کیوں نہ ہو ، مہمان تو گیا

افشائے رازِ عشق میں گو ذلتیں ہوئیں
لیکن اسے جتا تو دیا جان تو گیا

گو نامہ بر سے خوش نہ ہوا پر ہزار شکر
مجھ کو وہ میرے نام سے ، پہچان تو گیا

بزمِ عدو میں صورتِ پروانہ دل مرا
گو رشک سے جلا تیرے قربان تو گیا

ہوش و حواس و تاب و تواں ، داغ ! جا چکے
اب ہم بھی جانے والے ہیں ، سامان تو گیا

مشق

1- مرزا داغ کی غزلوں کو ذہن میں لائیں اور درج ذیل مصرعے درست لفظ/الفاظ سے مکمل کریں۔

i- پھرے راہ سے............ آتے آتے۔

ا۔ درمیاں ب۔ وہ یہاں ج۔ ہم عناں

ii- اب ہم بھی جانے والے ہیں............ تو گیا۔

ا۔ میزبان ب۔ مہمان ج۔ سامان

iii- سنسان گھر یہ کیوں نہ ہو............ تو گیا۔

ا۔ انسان ب۔ سلطان ج۔ مہمان

2- ''اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا'' میں سامان کا مفہوم زیادہ سے زیادہ تین سطروں میں لکھیں۔

3- مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں۔

ے نہ جانا کہ دُنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی مہرباں آتے آتے

ے نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہہ دو
کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

ے ڈرتا ہوں دیکھ کر دلِ بے آرزو کو میں
سنسان گھر یہ کیوں نہ ہو، مہمان تو گیا

4- مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کی وضاحت کریں۔

دلِ بے آرزو، سنسان گھر، افشائے راز، نامہ بر، ہم عناں، اجل

5- دونوں غزلوں کے قوافی بالترتیب لکھیں۔

6- نصابی غزلوں کے علاوہ داغ کی کوئی اور غزل اپنی ڈائری میں لکھیں۔